باب۔۱۴

عیدین

[وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا،(الروم:۳۶)]

حدیث ۹۰۰: حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی جبہ خریدااور نبی کریمؐ کی خدمت میں پیش کیا تاکہ آپؐ عیدین اور وفود سے ملاقات کے موقع پر استعمال فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ریشمی لباس پہننے والے(مرد) کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔راوی:ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۶، ۸۴۰)۔

حدیث ۹۰۱: میرے پاس دو لڑکیاں آئیں۔ وہ جنگ بعاث سے متعلق گانا گا رہی تھیں۔ اتنے میں حضورؐ تشریف لے آئے۔ آپؐ نے سنا تو بغیر کچھ کہے، بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا۔ پھر کچھ دیر بعد میرے والد حضرت ابو بکرؓ بھی پہنچ گئے۔ انھوں نے یہ منظر دیکھا تو مجھے ڈانٹا کہ یہ کیا شیطانی باجہ اور وہ بھی نبی کریمؐ کی موجودگی میں؟ آپؐ نے فرمایا "چھوڑ دو"۔ لیکن جلد ہی میں نے لڑکیوں کو باہر جانے کا اشارہ کر دیا۔۔۔ اُس زمانے میں عید کے روز حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھیوں کے کھیل کا مظاہرہ کرتے تھے۔ ایک عید پر میں نے حضورؐ سے اس تماشے کو دیکھنے کی فرمائش کی۔ آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ جب میں اکتا گئی تو پوچھا، "کیا اب بس"؟ میں نے کہا، "جی ہاں"۔ تو فرمایا "اچھا چلی جاؤ"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۹۰۲: رسول اکرمؐ نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ سب سے پہلی چیز جس سے ہم آج (عید الاضحیٰ) کے دن کی ابتدا کریں وہ یہ کہ ہم نماز پڑھیں۔ پھر گھر واپس ہوں ۔ پھر قربانی کریں۔۔۔ اور جس نے اس طرح کیا تو اس نے میری سنت کو پالیا۔ راوی: شعبی براءؓ۔

حدیث ۹۰۳: میرے پاس دو لڑکیاں آئیں۔ وہ جنگ بعاث سے متعلق گانا گا رہی تھیں۔ کچھ دیر میں میرے والد حضرت ابو بکرؓ پہنچ گئے۔ انھوں نے یہ منظر دیکھا تو مجھے ڈانٹا کہ یہ کیا شیطانی باجہ اور وہ بھی نبی کریمؐ کی موجودگی میں؟ آپؐ نے فرمایا "اے ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہم لوگوں کی عید ہے"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں اوپر کی حدیث ۹۰۱)۔

حدیث ۹۰۴: آپؐ، عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے چند طاق تعداد میں کھجور نوش فرمایا کرتے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۹۰۵،۹۰۶: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرلے، وہ دوبارہ قربانی کرے۔ اس کے علاوہ ایک شخص کھڑا ہوا اور آپؐ سے عرض کیا کہ آج کے دن گوشت کی بڑی خواہش ہوتی ہے اور کہا کہ میرے پاس ایک سال والی بھیڑ ہے، کیا میں اس کی قربانی کر سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کا گوشت تو صرف تم ہی کو کافی ہو گا۔ راویان: انس بن مالکؓ اور براءؓ۔

حدیث ۹۰۷،۹۰۸: رسول اکرمؐ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے۔ اور اس روز خطبہ، عید کی نماز پڑھنے کے بعد دیتے۔ راویان: ابو سعید خدریؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۹۰۹: عیدین کی نمازوں کے لیے اذان کا سلسلہ نہیں ہوتا تھا۔ ایک عید کے موقع پر آنحضرتؐ خطبے کے بعد عورتوں کی طرف بھی گئے اور انہیں نصیحت فرمائی کہ صدقہ دیا کرو۔ اس کا جواب فوری ملا اور بلالؓ نے اس کو اپنی چادر میں جمع کیا۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۸ اور ۸۱۹)۔

حدیث ۹۱۰،۹۱۱: ہم نے آنحضرتؐ، ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ علاحدہ علاحدہ بھی عید کی نمازیں پڑھی ہیں۔ سب ہی نے (عیدین کا) خطبہ نماز کے بعد دیا۔ راویان: ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث ۹۱۲: عید الفطر کی نماز کے موقع پر صرف دو رکعت نماز ادا کی گئی۔ کوئی نماز نہ اس نماز سے پہلے پڑھی گئی اور نہ بعد میں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۹۱۳: (عید الاضحیٰ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۰۲ اور ۹۰۵، ۹۰۶۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۹۱۴،۹۱۵: حرم میں ہتھیار لانا ممنوع ہے۔ اسی طرح ارکان حج ادا کرتے ہوئے ہتھیار رکھنا درست نہیں۔ کم از کم اس کا خیال کرنا بے حد لازمی ہے کہ کوئی اس سے حادثتاً بھی مجروح نہ ہو۔ راویان: سعید بن جبیرؓ اور سعید بن عمروؒ۔

حدیث ۹۱۶: قربانی عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے نہیں ہوتی۔ اگر کوئی پہلے ذبح کر دے تو وہ قربانی نہیں بلکہ سادہ گوشت ہے۔ راوی: براء بن عازبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۰۲ اور حدیث ۹۰۵،۹۰۶)۔

حدیث ۹۱۷: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ ہر نیک عمل جو عید کے دن (اور حج کے دنوں میں) کیا جائے نہایت افضلیت رکھتا ہے۔ عام دنوں کے نیک اعمال افضلیت میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لوگوں نے پوچھا "کیا جہاد بھی نہیں"۔ آپؐ نے نفی میں جواب دیا لیکن یہ بھی فرمایا کہ بجز اس شخص کے جس نے اپنی جان و مال کو خطرہ میں ڈال دیا اور پھر بالکل خالی ہاتھ بھی لوٹے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۹۱۸: میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے آپ لوگ کون سی تلبیہ پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ کوئی لبیک پڑھتا، تو کوئی اعتراض نہیں کرتا تھا۔۔۔ اور نہ ہی ان پر بھی جو تکبیر پڑھا کرتے۔ راوی: محمد بن ابی بکر ثقفیؒ۔

حدیث ۹۱۹: ہم (عورتوں) کو حکم تھا کہ عید کے دن (نماز کے لیے) گھر سے نکلیں۔ چناں چہ ہم سب مردوں کے پیچھے چلتے تھے اور مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر بھی پڑھتے، اور ان کی دعاؤں کے ساتھ بھی ہم شریک رہتے۔ راوی: امّ عطیہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۴۲)۔

حدیث ۹۲۰،۹۲۱: عیدین کے موقع پر باجماعت نماز کے لیے عید گاہ میں نبی اکرمؐ کے سامنے (بہ طور سُترہ یا آڑ) برچھی گاڑی جاتی تھی۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۷ اور حدیث ۴۶۸، ۴۶۹)۔

حدیث ۹۲۲: جوان اور پردے دار خواتین کو بھی حکم تھا کہ باہر نکلیں اور (عید کی نماز میں) شرکت کریں۔ اس موقع پر حائضہ عورتیں ایک طرف بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ راوی: امّ عطیہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۴۲ اور حدیث ۹۱۹)۔

حدیث ۹۲۳: آنحضرتؐ، عیدین کے موقع پر نماز اور خطبے کے بعد عورتوں کے پاس پہنچ کر نصیحت فرماتے اور صدقے کی بھی ترغیب فرماتے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۸، ۸۱۹، اور ۹۰۹)۔

حدیث ۹۲۴: آنحضورؐ، عید الاضحیٰ کے دن بقیع کو تشریف لے گئے۔ وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر وہاں پر موجود لوگوں سے عید الاضحیٰ سے متعلق ضروری باتیں بھی کیں۔ (کہی گئی ضروری باتوں کے لیے دیکھیں حدیث ۹۰۲، ۹۰۵، ۹۰۶ اور ۹۱۶)۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۹۲۵، ۹۲۶: عید الفطر کے دن نماز اور خطبے کے بعد نبی اکرمؐ نے عورتوں کے حصے میں جاکر ان کو نصیحت کی اور صدقہ اور خیرات کا بھی حکم دیا۔ اکثر خواتین نے فوری اپنے زیور نکالے اور صدقے اور خیرات میں دینے لگیں۔ انھیں بلالؓ نے اپنے کپڑے میں جمع کیا۔ اس موقع پر ان خواتین کے سامنے آنحضرتؐ نے قرآن سے یہ آیت بھی پڑھی، يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّـهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّـهَ إِنَّ اللَّـهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ، [یعنی، اے نبیؐ! جب تمھارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے آئیں کہ خدا کا کسی کو شریک نہ بنائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ جان بوجھ کر کسی پر تہمت لگائیں گی،

اور نہ نیک کام میں تمھاری نافرمانی کریں گی، تو ان کی بیعت کو قبول کرو اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعاے مغفرت کرو ، اللہ تو غفور الرحیم ہے،(سورۃ الممتحنۃ :۱۲)]۔
راویان: عبدالرحمٰن بن عابسؓ اور جابر بن عبداللہؓ۔(دیکھیں حدیث ۹۸، ۸۱۹، ۹۱۶ اور ۹۲۳)۔

حدیث ۹۲۷: میں ایک ایسی خاتون سے مل چکی ہوں جس نے اپنے شوہر کے ساتھ ۱۲ غزوات میں شرکت کی۔ جو کہ مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ اس خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ کیا عورتیں پردے کے ساتھ عیدین کے موقع پر بھی شرکت کر سکتی ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا کہ عورتیں بھی ہر نیک کام میں شریک ہو سکتی ہیں، مگر پردے میں رہ کر۔ بعد میں، میں نے اس بات کی تصدیق امّ عطیہؓ سے بھی کی۔ راوی: حفصہ بنت سیرینؓ۔(دیکھیں حدیث ۳۴۲، ۹۱۹، ۹۲۲)۔

حدیث ۹۲۸: ہم خواتین کو حکم دیا گیا ہے کہ باہر نکلیں، جماعتوں اور دعوتوں میں شریک ہوں۔ البتہ نماز کے وقت حائضہ خواتین ایک طرف بیٹھ جایا کریں۔ راوی: امّ عطیہؓ۔(دیکھیں حدیث ۳۴۲، ۹۱۹، ۹۲۲)۔

حدیث ۹۲۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عید گاہ میں فرماتے تھے۔ راوی: نافع ابن عمرؓ۔

حدیث ۹۳۰ تا ۹۳۲: (عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد، مناسب عمر کے جانور کی قربانی ادا کرنی چاہیے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۹۰۲، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۱۰ اور ۹۱۶ ۔ راویان: براءؓ، انسؓ، اور جندبؓ۔

حدیث ۹۳۳: جب عید کا دن ہوتا تو آنحضرتؐ ایک راستے سے عید گاہ جاتے تو دوسرے راستے سے واپس گھر تشریف لاتے۔ راوی: سعید بن حارثؓ۔

حدیث ۹۳۴: ایّام منیٰ میں دو لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے انھیں ڈانٹا تو آنحضرتؐ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا انہیں چھوڑ دو، آج عید کا دن ہے۔۔۔ دوسری طرف چند حبشی اپنا کھیل رہے تھے اور میں انھیں دیکھ رہی تھی۔ حضرت عمرؓ نے انھیں ڈانٹا تو یہاں بھی حضورؐ نے وہی بات دہرائی ۔۔۔ "انھیں چھوڑ دو، آج عید کا دن ہے"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔(دیکھیں حدیث ۴۳۹ اور ۹۰۳)۔

حدیث ۹۳۵: عید الفطر کے دن آنحضرتؐ (عید گاہ کی طرف) نکلے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ نہ تو اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔ راوی: ابن عباسؓ۔(دیکھیں حدیث ۹۱۲)۔

Siddiqui Publications